Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 4, Issue 3
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

محمد حسنین

پی ایچ ڈی اسکالر پاکستانی زبانیں وادب پروگرام شعبہ پاکستانی زبانیں

ڈاکٹر عبدالواجد تبسم

اسسٹنٹ پروفیسر اردو شعبہ پاکستانی زبانیں علامہ اقبال وپن یونیورسٹی اسلام آباد

اُردو اور پوٹھوہاری : نحوی مطالعہ

Muhammad Hasnain

PhD Scholar Pakistani Languages and Literature Program Department of Pakistani Languages

Dr. Abdul Wajid Tabussum

Assistant Professor Urdu, Department of Pakistani Languages, Allama Iqbal University, Islamabad

Urdu and Pothohari: A Syntactic Study

Urdu and Pothohari belong to the same Indo-Aryan family, so their linguistic templates are almost the same. Pothohari and Urdu have many similarities in Morphology and Syntax, and their vocabulary is also most of the same. In this paper, the syntactic study of Urdu and Pothohari is presented. The linguistic relation between these languages is discussed in the context of Nominal Phrase, Verbal Phrase, Taxeme of Selection, Construction of Sentence, and Derivative and Compound Words. Only the Syntax is analyzed because discussing all the linguistic aspects will be a long account, which cannot be expressed in a few pages.

Keywords: Urdu, Pothohari, Indo-Aryan, Linguistics, Syntax, Nominal Phrase, Verbal Phrase, Taxeme of Selection, Construction of Sentence, Derivative and Compound Words.

کلیدی الفاظ: اُردو، پوٹھوہاری، ہند آریائی، نحو، اسمی ترکیب، فعلی ترکیب، تنظیمیہ انتخاب، جملے کی ساخت، مشتق اور مرکب الفاظ۔

کثیر لسانی خطوں میں ایک ایسی زبان کی ضروت پڑتی ہے جو سب کا مشترک ذریعہ اظہار ہو، سادہ، سہل، جامع اور وسیع ہونے کے علاوہ اس خطے یا ملک کی دوسری زبانوں کے ساتھ لسانی اشتراک بھی رکھتی ہو۔ پاکستان میں اُردو کو لنگوافرینکا کی حیثیت حاصل ہے۔ رابطے کی زبان ہونے کے ساتھ ساتھ اُردو کا پاکستان کی دیگر زبانوں کے ساتھ لسانیاتی ربط و تعلق بھی واضح ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر ایوب صابر لکھتے ہیں:

"اُردو اور دوسری پاکستانی زبانوں کا ربطِ باہم قریبی، گہرا اور محکم ہے۔ اُردو اور دیگر پاکستانی زبانیں لسانی اعتبار سے سگی بہنیں ہیں۔ ان کا ربطِ باہم ایسا ہے اور ہونا بھی چاہیے جو سگی بہنوں کے مابین ہوتا ہے۔ ان کی اصل و نسل و ساخت ایک ہی ہے اور رسم الخط نیز ذخیرہ الفاظ میں بھی یکسانیت ہے"۔(۱)

پاکستانی زبانوں میں ایک اہم زبان پوٹھوہاری بھی ہے۔ خطۂ پوٹھوہار کی نسبت سے اسے پوٹھوہاری کہا جاتا ہے۔ الفاظ کی بناوٹ، گرامر اور روزمرہ و محاورہ کے لحاظ سے لہجوں کے فرق کے ساتھ پوٹھوہاری، راولپنڈی، جہلم، اٹک اور چکوال کے اضلاع کے کئی علاقوں کے علاوہ آزاد کشمیر کے اضلاع میرپور، کوٹلی اور راولاکوٹ کے بعض مضافات میں بھی بولی جاتی ہے۔ اُردو اور پوٹھوہاری ہند آریائی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ زبانوں کے اس خاندان یا گروہ کو ہند ایرانی بھی کہا جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے دونوں زبانوں میں گہرے لسانی اشتراکات پائے جاتے ہیں۔

زبانوں کا وجود صرف و نحو سے قائم ہوتا ہے۔ کسی بھی لسانی جائزے میں "صرف" (Morphology) میں لفظ جب کہ "نحو" (Syntax) میں جملے کا

مطالعہ کیا جاتا ہے۔اس مقالے میں اُردو اور پوٹھوہاری کا نحوی مطالعہ کر کے مماثلتوں اور امتیازات کی وضاحت کی گئی ہے۔ڈاکٹر محمد انصار اللہ کے مطابق:

''نحو کے معنی ہیں طریق اور اسلوب کے اور اصطلاح میں اس سے قواعد کا وہ شعبہ مراد ہوتا ہے جس میں دو باتوں سے بحث کی جاتی ہو یعنی (الف) جملے کے اجزا سے یعنی اسم، ضمیر، صفت، فعل اور حرفوں اور ان کی جنس، تعداد اور حالت وغیرہ سے اس طرح کہ ان میں پیدا ہونے والے تغیرات واضح ہو جائیں اور (ب) جملے کی ساخت سے''۔(۲)

نحو کیا ہے؟اس کی مزید وضاحت میں ڈاکٹر اقتدار حسین رقم طراز ہیں:

''ایسی تراکیب کا تجزیہ اور مطالعہ جن میں صرف آزاد روپ شامل ہوں اس کو نحو کہتے ہیں۔نحو کی تعریف یوں بھی کر سکتے ہیں کہ یہ ان اصولوں کا مطالعہ ہے جن کے مطابق ہم مختلف تراکیب کو زیادہ بڑی تراکیب میں ترتیب دیتے ہیں۔یہ بڑی تراکیب دو الفاظ سے لے کر پورے جملے تک کی ہو سکتی ہیں۔اس تعریف میں اہم بات یہ ہے کہ نحو صرف آزاد روپوں یا الفاظ کے جوڑنے (Combination) کے اصولوں کا مطالعہ کرتی ہے۔چاہے یہ ایک مارفیم کے ہوں یا ایک سے زیادہ مارفیم سے بنے ہوئے ہوں۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ جوڑ جو الفاظ سے بنائے جاتے ہیں دو الفاظ سے لے کر ایک بڑے جملے تک کے ہو سکتے ہیں''۔(۳)

یعنی ''اچھا آدمی'' دو الفاظ کا جوڑ ہے جو ایک نحوی ترکیب کہلائے گی۔اسی طرح ''وہ اچھا آدمی ہے'' ایک جملہ ہے۔یہ بھی ایک نحوی ترکیب ہے کیوں کہ اس میں الفاظ کا یا آزاد روپوں کا جوڑ ہے۔اسی طرح بڑے اور پیچیدہ جملے بھی نحوی ترکیب ہوتے ہیں۔ان تمام کا مطالعہ نحو میں کیا جاتا ہے(۴)۔سادہ لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ نحو میں جملے پر بحث کی جاتی ہے۔عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ زبان الفاظ کا ذخیرہ ہے اور صرف الفاظ سے عبارت ہے، لیکن یہ ایک فکری مغالطہ ہے۔کیوں کہ زبان لفظوں سے نہیں بلکہ جملوں سے عبارت ہوتی ہے۔جملہ صرف لفظوں کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ یہ لفظوں کے معنی متعین کرنے اور انھیں سمت و رفتار دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔خیالات جملوں ہی میں ڈھلتے ہیں۔ہر لفظ جملے سے باہر رہ کر بھی معنی دیتا ہے لیکن جملے کے سیاق و سباق ہی میں اس کے معنی متعین ہوتے ہیں(۵)۔ڈاکٹر عصمت جاوید کے خیال میں ''کسی زبان کا مطالعہ دراصل اس کے جملوں کا مطالعہ ہے''(6)۔پوٹھوہاری کے ضمن میں ہم ذیل میں پوٹھوہاری جملوں کا مختلف تراکیب کے تحت اُردو جملوں کے ساتھ موازنہ کریں گے۔

1۔ اسمی ترکیب(Nominal Phrase):

اسمی ترکیب سے متعلق رچرڈ ہڈسن(Richard Hudson) رقم طراز ہیں:

”A noun phrase, or nominal (phrase), is a phrase that has a noun (or indefinite pronoun) as its head or performs the same grammatical function as a noun. Noun phrases often function as verb subjects and objects, as predicative expressions and as the complements of prepositions. In some more modern theories of grammar, noun phrases with determiners are analyzed as having the determiner as the head of the phrase”.(7)

ترکیب، اسم سے متعلق ہو تو اسمی ترکیب کہلاتی ہے۔الفاظ کے ایسے مجموعے کو ترکیب یا Phrase کہتے ہیں جو ایک ہی لفظ کی طرح عمل کرے۔جیسے اُردو میں ''آدمی، ایک آدمی، ایک ضعیف آدمی، سفید داڑھی والا آدمی'' اور پوٹھوہاری میں ''آدمی، ہِک آدمی، ہِک بُڈھا آدمی، چِٹی داڑھی والا آدمی'' وغیرہ۔ان تراکیب میں ''آدمی'' کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔اسمی ترکیب کی مزید اقسام ملاحظہ ہوں۔

1.1۔ ترکیبِ توصیفی(Descriptive Phrase):

یہ مرکب دو اسموں سے ترکیب پاتا ہے۔ایک اسم کسی دوسرے کی حالت، کیفیت یا خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے اور اسم صفت کہلاتا ہے۔جس اسم کی صفت ظاہر کی جائے وہ موصوف کہلاتا ہے۔اُردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے(8)۔مثلاً:

پوٹھوہاری	اُردو
لمی سڑک	لمبی سڑک
چوڑی لمی سڑک	چوڑی لمبی سڑک
چوڑی لمی سنسان سڑک	چوڑی لمبی سنسان سڑک

پوٹھوہاری اور اُردو کے مذکورہ بالا جملوں میں الفاظ کی ترتیب یکساں ہے۔ ان جملوں میں لفظ ''سڑک'' جو قواعد کی اصطلاح میں ''راس'' یا ''مرکزہ'' کہلاتا ہے، اسم ہے جو پوٹھوہاری میں ''لمی، چوڑی لمی، چوڑی لمی سنسان'' اور اُردو میں ''لمبی، چوڑی لمبی، چوڑی لمبی سنسان'' اپنی صفات کے بعد آیا ہے۔ ذیل میں پوٹھوہاری اور اُردو کے ایسے جملے ملاحظہ ہوں جن میں صفت ذاتی اور صفت تشدیدی دونوں استعمال ہوئی ہیں:

پوٹھوہاری	اُردو
بھوں بڑا پہاڑ	بہت بڑا پہاڑ
بھوں ای عمدہ غزل	نہایت عمدہ غزل
بھوں زیادہ سوہنی کُڑی	بہت زیادہ حسین لڑکی

یہاں پوٹھوہاری اور اُردو دونوں زبانوں کے ان جملوں میں صفت تشدیدی پوٹھوہاری ''بھوں، بھوں ای، بھوں زیادہ'' اور اُردو میں '' بہت، نہایت، بہت زیادہ'' صفت ذاتی بالترتیب ''بڑا، عمدہ، سوہنی'' اور ''بڑا، عمدہ، حسین'' سے پہلے استعمال ہوئی ہے۔

اسمی ترکیب اگر ترکیبِ توصیفی ہو اور اس میں صفت ذاتی کے ساتھ صفت عددی یا صفت مقداری استعمال ہو تو پوٹھوہاری اور اُردو دونوں زبانوں میں صفت تشدیدی کی طرح یہ صفات بھی صفت ذاتی سے پہلے استعمال ہوں گی۔ جیسے:

پوٹھوہاری	اُردو
دس بڑے امب	دس بڑے آم
کئی سوہنیاں کڑیاں	کئی خوب صورت لڑکیاں
کجھ چنگے لوک	چند اچھے لوگ

اسمی ترکیب، ترکیب توصیفی ہو اور اس میں صفت ذاتی کے ساتھ ساتھ صفت عددی یا صفت مقداری اور صفت تشدیدی بھی ہو تو اس صورت میں بھی پوٹھوہاری اور اُردو جملوں کی بناوٹ یکساں رہے گی۔ یعنی پہلے صفت عددی یا مقداری پھر صفت تشدیدی اور آخر میں صفت ذاتی آئے گی:

پوٹھوہاری	اُردو
دس کافی بڑے امب	دس کافی بڑے آم
کئیں بھوں ای سوہنیاں کڑیاں	کئی نہایت خوب صورت عورتیں
کجھ بھوں چنگے لوک	چند بہت اچھے لوگ

1.2۔ ترکیب اضافی (Relative Phrase):

پروفیسر ڈاکٹر فاروق چودھری ترکیبِ اضافی کی تعریف یوں کرتے ہیں:

''جب دو اسم آپس میں ملتے ہیں تو ان میں ایک ادھورا سا تعلق پیدا ہو جاتا ہے، اس ناتمام لگاؤ کا نام اضافت ہے۔ جس اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق ظاہر کیا جائے اس کو مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کے ساتھ ظاہر کیا جائے اسے مضاف الیہ اور مجموعے کو مرکب اضافی [ترکیبِ اضافی] کہتے ہیں۔ مثلاً زید کا قلم اس میں 'زید' مضاف الیہ، 'کا' حرفِ اضافت اور 'قلم' مضاف ہے''۔(9)

ان تراکیب میں ایک اسم کا دوسرے سے تعلق پوٹھوہاری میں ''نا، نے، نی، نیاں'' اور اُردو میں 'کا، کے، کی'' سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

پوٹھوہاری	اُردو
چاچے نی گڈی	چچا کی گاڑی
جمالے نا پیو	جمال کا باپ
سلمہ نیں چیلے	سلمہ کے کپڑے
دریائے نیاں مچھیاں	دریا کی مچھلیاں

پوٹھوہاری اور اُردو کے مذکورہ بالا جملوں میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف آخر پر آیا ہے اور ان کو بالترتیب حروفِ اضافت ''نی، نا، نیں، نیاں'' اور ''کا، کے، کی'' نے ایک دوسرے سے جوڑا ہوا ہے۔ لیکن ایک فرق جو پوٹھوہاری اور اُردو کے ان جملوں میں واضح دکھائی دیتا ہے وہ پوٹھوہاری میں مضاف الیہ کی ہیئتی تبدیلی ہے۔ ان جملوں میں بالترتیب اُردو کا ''چچا، جمال، دریا'' پوٹھوہاری میں ''چاچے، جمالے، دریائے'' میں بدل گئے۔ تاہم ترکیبِ اضافی میں بعض اسماء جو مضاف الیہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں بعض کے نزدیک اپنی ہیئت تبدیل نہیں بھی کرتے۔ تاہم، یہ فرق اہلِ زبان ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ایسی ہی تبدیلی کی دو مختلف صورتیں ملاحظہ ہوں:

پہلی صورت	دوسری صورت
رشیدے/رشیدونی منج	رشیدنی منج
وَلیے نی دکان	ولی نی دکان
سلیموں نیاں ہَنگاں (چوڑیاں)	سلیمہ نیاں ہَنگاں

پوٹھوہاری اور اُردو دونوں زبانوں میں حرفِ اضافت معنوی سطح پر مضاف الیہ اور مضاف کے مابین مختلف حیثیتوں کا تعلق پیدا کرتا ہے:

پوٹھوہاری	اُردو	نوعیت تعلق
کریمے نی گڈی	کریم کی گاڑی	ملکیت
برکتے ناپیو	برکت کا باپ	رشتہ
لوہے نا ہدان	لوہے کا ہتھوڑا	دو اشیاء کا باہمی تعلق
گرائیں نی کُڑی	گاؤں کی لڑکی	مکانی
ہَتھے نیاں انگلیاں	ہاتھ کی انگلیاں	جز کا کل سے تعلق

طوالت سے گریز کرتے ہوئے چند ہی مثالیں دی گئی ہیں ورنہ مضاف الیہ اور مضاف کے مابین تعلق کے حوالے سے پوٹھوہاری اور اُردو کی بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

پوٹھوہاری اور اُردو میں ترکیبِ اضافی میں ایک اور مشترک قدر یہ بھی ہے کہ کبھی کبھی دونوں زبانوں کے جملوں میں ایک حرف اضافت کی جگہ دو دو حروف بھی استعمال ہوتے ہیں لیکن دوسری طرف یہاں پوٹھوہاری اور اُردو میں ایک واضح تضاد بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی پوٹھوہاری میں تعلق ظاہر کرنے والے لفظ کی ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے۔ ذیل کے جملے ملاحظہ ہوں:

پوٹھوہاری	اُردو
مسکینے نے کمے نی گل	مسکین کے کام کی بات
اس طرفے ناراہ	اس طرف کا راستہ
جمالے نے برابرے ناجاتک	جمال کے برابر کا لڑکا

پوٹھوہاری کے مندرجہ بالا جملوں میں مضاف الیہ کی طرح تعلق کا اظہار کرنے والے الفاظ ''کمے، طرفے، برابرے'' اُردو کے ''کام، طرف، برابر'' کے مقابلے میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ ترکیبِ اضافی (جو دراصل اسمی ترکیب ہی ہے) میں پوٹھوہاری اور اُردو میں یہ فرق پوٹھوہاری کی انفرادی حیثیت کی دلیل ہے۔ حرفِ اضافت کی جگہ اُردو میں ''والا، والی، والے، والوں'' بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ان الفاظ کے مقابلے میں پوٹھوہاری میں ''والا/آلا، والی/آلی، والیاں/آلیاں'' الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً

پوٹھوہاری	اُردو
ٹرکے والا/آلا	ٹرک والا
کھوڑیاں والے/آلے	گھوڑوں والے
مہندی والے/آلے ہتھ	مہندی والے ہاتھ
بُرخے والیاں/آلیاں کڑیاں	برقعے والی لڑکیاں

چوتھے جملے میں حرفِ اضافت کے طور پر مستعمل اُردو کا لفظ ''والی'' پوٹھوہاری میں ''والیاں'' ہو گیا ہے۔اُردو کے ''والی'' کے ساتھ جب تک ''عورتیں'' نہیں لگتا تب تک یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جمع کے لیے استعمال ہوا ہے۔کیوں کہ ''والی'' مؤنث واحد کو ظاہر کرتا ہے جب کہ پوٹھوہاری کے لفظ ''والیاں'' سے جمع مؤنث کا اظہار ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ''والیاں'' جمع مذکر کا اظہار کرتا ہے۔جمع مؤنث ''والیاں'' مصوتہ /ـِ ی/ سے اور جمع مذکر ''والیاں'' مصوتہ /ـِ ے/ سے ادا کیا جاتا ہے۔اس باریک فرق کو اہلِ زبان بہتر طور سے ادا کر سکتے ہیں۔پوٹھوہاری جمع مؤنث ''والیاں'' کے لیے دکنی اُردو میں ''والیوں'' ہے مستعمل ہے۔

ترکیبِ اضافی میں مضاف کے ساتھ صفت کا استعمال:

پوٹھوہاری	**اُردو**
جمالے نا نِکا جمائی	جمال کا چھوٹا داماد
جمالے نی پہلی زنانی	جمال کی پہلی بیوی

ان جملوں میں پوٹھوہاری اور اُردو میں بالترتیب ''نکا، پہلی'' اور ''چھوٹا، پہلی'' صفات ہیں جو مضاف الیہ ''جمالے'' اور ''جمال'' کے بعد استعمال ہوئی ہیں۔

مضاف کے لیے صفت ذاتی کے علاوہ صفت عددی/مقداری، صفت تشدیدی اور مضاف الیہ کے استعمال کی صورت میں بھی پوٹھوہاری اور اُردو میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔سب سے پہلے (۱) مضاف الیہ، پھر (۲) صفت عددی/مقداری، پھر (۳) صفت تشدیدی اور آخر میں (۴) صفت ذاتی استعمال ہوتی ہے۔ذیل کے جملے ملاحظہ ہوں:

پوٹھوہاری:	جمالے	نے	کجھ	بھوں ای	چنگے	کھوڑے
اُردو:	جمال	کے	کچھ	بہت ہی	اچھے	گھوڑے
	۱		۲	۳	٤	۵

ضمیر اضافی کی صورت میں بھی پوٹھوہاری اور اُردو میں یکسانیت ہے۔ مثلاً:

پوٹھوہاری	**اُردو**
مھاڑی کتاب	میری کتاب
اس نی ٹُپی	اس کی ٹوپی

ان جملوں میں ضمیر اضافی مضاف الیہ سے قبل استعمال ہوا ہے۔ضمیر اضافی کے معاملے میں پوٹھوہاری اور اُردو میں ایک انتہائی غور طلب بات سامنے آئی ہے کہ پوٹھوہاری میں بعض دفعہ مضاف ابتدا میں اور ضمیر اضافی، مضاف کے بعد استعمال ہوتا ہے، جیسے باغ و بہار میں استعمال ہوا ہے۔ڈاکٹر عصمت جاوید لکھتے ہیں:

''باغ و بہار میں مضاف کے ابتدا میں آنے یا ضمیر کے مضاف کے بعد استعمال ہونے کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً

منشا اس تالیف کا یہ ہے — بجائے — اس تالیف کا منشا یہ ہے

نام اس کا آزاد بخت تھا — بجائے — اس کا نام آزاد بخت تھا

دکانیں بازار کی کھلی رہتیں بجائے — بازار کی دکانیں کھلی رہتیں''۔(10)

ڈاکٹر عصمت جاوید کی رائے میں باغ و بہار میں اپنایا گیا یہ اسلوب عربی، فارسی ترکیبوں کی تقلید ہے۔لکھتے ہیں:

''اگرچہ باغ و بہار قدیم اُردو بول چال کا مستند نمونہ ہے پھر بھی یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ مثالیں سچ مچ اُردو بول چال کا نمونہ ہیں یا مکتوبی زبان میں عربی فارسی ترکیبوں کی تقلید جن میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں استعمال ہوتا ہے اور ضمیر اضافی مضاف کے بعد آتی ہے''۔(11)

ذیل میں اُردو ترجمے کے ساتھ پوٹھوہاری کے چند جملے درج کیے جاتے ہیں جن میں مضاف الیہ ابتدا میں اور ضمیر بعد استعمال ہوا ہے:

پوٹھوہاری	**اُردو**		
مطبل اس گلے نا یہ آ	مطلب اس بات کا یہ ہے	بجائے	اس بات کا مطلب یہ ہے
رولا اس ناتاں اے	تنازعہ اس کا اس لیے ہے	بجائے	اس کا تنازعہ اس لیے ہے
کڑیاں گرائیں نیاں رونیاں	عورتیں گاؤں کی روتی رہیں	بجائے	گاؤں کی عورتیں روتی رہیں

رہیاں			

1.3۔ ترکیب توصیفی اور حالیہ(Adjective Phrase & Participle):

حالیہ ناتمام اور حالیہ تمام بھی اسم سے قبل آکر صفت کا وظیفہ انجام دیتے ہیں۔ انھیں فعلی صفت بھی کہا جاتا ہے۔ ایسی ترکیب وصفی اسم میں اسم راس ہوتا ہے اور پوری ترکیب اسمی ترکیب کا حکم رکھتی ہے۔ اس طرح اسمی ترکیب میں حالیہ ناتمام اور تمام، اسم سے قبل آتے ہیں(12)۔

1.3.1۔ حالیہ ناتمام:

پوٹھوہاری	اُردو
کمنے ہتھ	کانپتے ہاتھ
دھڑکنا دل	دھڑکتا دل
ہِسنے/بُجھنے دیوے	بُجھتے دِیے

حالیہ ناتمام اسم کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

پوٹھوہاری: ہسنیاں نے تے سارے سنگی، رونیاں نا کون اے۔

اُردو: ہنستوں کے تو سبھی دوست ہیں، روتوں کا کون ہے۔

1.3.2۔ حالیہ تمام:

ذیل کی تراکیب میں حالیہ تمام کا استعمال راس، اسم سے قبل ہوا ہے۔

پوٹھوہاری	اُردو
چھلسے وے مونہہ	جھلسے ہوئے چہرے
پھجیا وا گھڑا	ٹوٹا ہوا گھڑا

حالیہ تمام حروف جار کے اضافے کے ساتھ صفت کے طور پر بھی آتا ہے۔ مثلاً

پوٹھوہاری	اُردو
راتیں نا کیتا وا وعدہ	رات کا کیا ہوا وعدہ
میزے اُپر رکھی وی کتاب	میز پر رکھی ہوئی کتاب

1.4۔ اسمی ترکیب اور مصدر(Nominal Phrase & Infinitive):

اُردو اور پوٹھوہاری، دونوں زبانوں کے جملوں میں مصدر بھی بطور اسم استعمال ہوتا ہے:

پوٹھوہاری	اُردو
بہنا مندی عادت ای	بیٹھنا بری عادت ہے
ہسنا چنگی عادت ای	ہنسنا اچھی عادت ہے

کبھی کبھی راس اسم سے قبل مصدر بطور مضاف الیہ آئے تو حروف اضافت ''کا، کی، کے''کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے پوٹھوہاری میں ''ہسنے نی عادت'' اور اُردو میں ''ہنسنے کی عادت''۔ ایسی اضافی ترکیبوں میں مصدر سے پہلے حرفِ اضافت کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً پوٹھوہاری میں ''اس نی ہسنے نی عادت'' اور اُردو میں ''اس کی ہنسنے کی عادت''۔ مصدر سے پہلے متعلق فعل بھی آتا ہے۔ پوٹھوہاری میں ''اس نی زور نال ہسنے نی عادت'' اور اُردو میں ''اس کی زور سے ہنسنے کی عادت''۔ ایسی صورت میں ضمیر اضافی یا مضاف الیہ جملے کی ابتدا میں آتا ہے اور متعلق فعل مصدر سے پہلے۔ ایسی ترکیب میں مصدر، مضاف الیہ ثانی کی حیثیت رکھتا ہے اور مضاف سے پہلے آتا ہے۔

1.5۔ اسمی ترکیب اور بدل(Nominal Phrase & Appositive):

اسمی ترکیب اور بدل کی صورت میں بھی پوٹھوہاری اور اُردو میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ ایک جملہ ملاحظہ ہو:

پوٹھوہاری: مھاڑا شاگرد علی تساں نے پوترے نا اُستاد آ/اے

اُردو: میرا شاگرد علی آپ کے پوتے کا اُستاد ہے

اس جملے میں ''مھاڑا شاگرد'' ترکیب اضافی ہے جو اسم ''علی'' کی وضاحت کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ اصطلاح میں اسے ''بدل'' کہتے ہیں۔ یعنی ''بدل'' وہ ہے جو جملے میں فاعل اور مفعول کی وضاحت کرے۔ متعلقہ فاعل اور مفعول کو اصطلاح میں ''مبدل منہ'' کہا جاتا ہے۔

2۔ فعلی ترکیب(Verbal Phrase):

فعلی ترکیب، فعل سے متعلق ہوتی ہے۔ اس میں فعل راس کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثلا: جمال کھراے (جمال گھر میں ہے)۔ اس جملے میں ''گھر میں ہے'' ترکیب ہے۔ اس میں فعل'' ہے''راس کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے یہ فعلی ترکیب کہلاتی ہے۔

2.1۔ متعلق فعلی ترکیب(Adverbial Phrase):

متعلق فعل سے فعل کی صراحت ہوتی ہے۔ متعلق فعل کا وظیفہ انجام دینے والی ترکیب کو متعلق فعلی ترکیب کہتے ہیں۔ اس ترکیب میں بالعموم حرفِ جار کا استعمال ہوتا ہے یعنی یہ ترکیب مجروری ہوتی ہے، جیسے: جمال گھر میں ہے۔ اس جملے میں ''گھر میں ''متعلق فعلی ترکیب ہے کیوں کہ یہ متعلق فعل مکانی کا کام کر رہی ہے۔

متعلق فعلی ترکیب میں پوٹھوہاری اور اُردو میں اسی طرح تضاد دیکھا جاسکتا ہے جو متعلق فعل میں موجود ہے۔ لیکن یہ تضاد کچھ جملوں کی حد تک ہے۔ مثلاً:

پوٹھوہاری	اُردو
جمال کھراے	جمال گھر میں ہے
جمال کالج اے	جمال کالج میں ہے

اُردو جملے میں ''گھر میں ''متعلق فعلی ترکیب ہے۔ اُردو میں حرفِ جار ''میں ''استعمال ہوا جب کہ پوٹھوہاری جملوں میں حرفِ جار استعمال نہیں ہوا۔ صرف ''کھر'' ہی نے متعلق فعلی ترکیب کا کام کیا۔ اسی طرح دوسرے پوٹھوہاری جملے میں ''شہر ''متعلق فعلی ترکیب ہے جب کہ اُردو جملے میں ''کالج میں ''متعلق فعلی ترکیب ہے۔

پوٹھوہاری اور اُردو کی دیگر متعلق فعلی ترکیبوں میں تضاد اور مطابقت ان جملوں میں ملاحظہ ہو:

	پوٹھوہاری	اُردو	
مکانی:	اوہ شہروں نکلیا	وہ شہر سے نکلا	تضاد
زمانی:	اوہ مہینے سوں غیب آ	وہ مہینے سے غائب ہے	مطابقت
ذریعہ نما:	جمال گڈی پر گیا	جمال گاڑی سے گیا	مطابقت
طوری:	میں چُپ چُپیتا اُٹھی آیاں	میں چپکے سے اُٹھ آیا	تضاد
آلی:	اس سُٹی/سوٹی نال ماریا	اُس نے چھڑی سے مارا	مطابقت
سببی:	اوہ تھہاڑے ڈرے نال نسیا	وہ تمہارے ڈر سے بھاگا	مطابقت

تمام متعلق فعلی ترکیبوں میں پوٹھوہاری اور اُردو میں یک رنگی پائی جاتی ہے۔ ماسوائے متعلق فعلی ترکیب زمانی کے مذکورہ پہلے جملے کے جس میں حرفِ جار استعمال نہیں ہوا، بلکہ صرف لفظ ''شہر'' کی ہیئت تبدیل ہوگئی۔ ہیئت کی یہ تبدیلی مصوتہ /وں/ کے اضافے کے ساتھ ہوئی۔ یہاں /وں/ کو حرفِ جار اس لیے نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ یہ ''شہر'' سے ''شہروں'' بنانے میں ایک لفظ کا حصہ بن گیا۔

3۔ تنظیمیہ انتخاب(Taxeme of Selection):

ماہرین زبان نے معنی اور ہیئت دونوں اعتبار سے جملے کی تعریف کی ہے۔ روایتی قواعد میں جملے کی تعریف معنوی اعتبار سے کی جاتی ہے؛ یعنی الفاظ کا وہ مجموعہ جس سے مکمل مفہوم سمجھ میں آجائے، جملہ کہلاتا ہے۔ لیکن لسانیات میں جملے کی تعریف ہیئت کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ جملے کی ہیئتی خصوصیات کو لسانیات کی اصطلاح میں ''ٹیکسیم'' کہتے ہیں جو جملے کی چھوٹی سے چھوٹی ہیئتی اکائی ہوتی ہے۔ مختلف اجزائے کلام میں ان ہیئتی اکائیوں کے انتخاب سے مطابقت پیدا کی جاتی ہے جسے ''تنظیمیہ انتخاب'' کہتے ہیں۔ تنظیمیہ انتخاب کی دو قسمیں ہیں؛ متابعت اور توافق۔

3.1۔ متابعت(Government):

متابعت دراصل تصریفی زبانوں کی خصوصیت ہے جن میں مختلف حالتوں کے لیے فعل کی رعایت سے مفعول میں مخصوص ہیئتیں استعمال ہوتی ہیں(13)۔ متابعت کی وضاحت کے لیے ذیل کے جملے ملاحظہ ہوں:

پوٹھوہاری	اُردو
میں تُکی تکیا، تُوں مِکی تکیا	میں نے تجھ کو دیکھا، تو نے مجھ کو دیکھا

پوٹھوہاری اور اُردو کے ان جملوں کے پہلے حصے میں بالترتیب ''میں'' اور ''میں نے'' فاعلی حالت میں جب کہ '' تُکی'' اور '' تجھ کو'' مفعولی حالت ہے۔ اسی طرح دوسرے حصوں میں بالترتیب ''تُوں'' اور ''تونے'' فاعلی حالت جب کہ ''مِکی'' اور ''مجھ کو'' مفعولی حالت ہے۔ اس اعتبار سے پوٹھوہاری اور اُردو میں مطابقت واضح ہے۔ لیکن ایک فرق بھی واضح ہے جو ہیئتی اعتبار سے ہے۔ پوٹھوہاری جملوں میں اُردو جملوں کے مقابلے میں بالترتیب فاعلی حالت کے لیے ''میں نے'' کے لیے ''میں'' اور ''تو نے'' کے لیے ''توں'' استعمال ہوا ہے جب کہ مفعولی حالت کے لیے ''تجھ کو'' کے لیے ''تُکی'' اور ''مجھ کو'' کے لیے ''مِکی'' استعمال ہوا ہے جسے ہم مارفیم (Morpheme) یا چھوٹی سے چھوٹی اکائی (Minimal Pair) کہہ سکتے ہیں۔ اس اعتبار سے پوٹھوہاری کی جامعیت مسلمہ ہے۔

3.2۔ توافق(Concord):

توافق کی دو اقسام ہیں۔ اسمی توافق اور فعلی توافق۔

3.2.1۔ اسمی توافق(Nominal Concord):

جنس اور تعداد کے مقابلے میں اسم اور صفت میں مطابقت کو اسمی توافق کہا جاتا ہے۔ اسمی توافق کی صورت میں بھی پوٹھوہاری اور اُردو میں مطابقت موجود ہے۔ لیکن بعض جملوں میں جمع واحد کا اختلاف بھی واضح ہے۔ ذیل کے جملے ملاحظہ ہوں:

پوٹھوہاری	اُردو	
چنگا جاتک	اچھا لڑکا	مطابقت
لماں جاتک	لمبا لڑکا	مطابقت
بُڈھیاں کُڑیاں	بوڑھی عورتیں	تضاد
پتلیاں کُڑیاں	پتلی لڑکیاں	تضاد

مندرجہ بالا پوٹھوہاری اور اُردو جملوں میں تیسرے اور چوتھے جملے میں بالترتیب ''بڈھیاں، پتلیاں'' (جمع مونث) بہ مقابلہ ''بوڑھی، پتلی'' (واحد مونث) استعمال ہوئے ہیں۔ پوٹھوہاری اور اُردو میں جنس و تعداد کے حوالے سے یہ بہت بڑا اور واضح فرق ہے۔ پوٹھوہاری اور اُردو میں ''اسمی توافق'' کا یہ فرق جمع مونث اور جمع مذکر ہی کی صورت میں پایا جاتا ہے جب کہ واحد مونث اور واحد مذکر میں مطابقت پائی جاتی ہے۔ ذیل میں کچھ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں:

	پوٹھوہاری	اُردو	
واحد مذکر:	کالا دروازہ	کالا دروازہ	مطابقت بصورت صفت اور موصوف
واحد مؤنث:	گوری لڑکی	گوری لڑکی	=
جمع مذکر:	نِکیاں جاتکاں	چھوٹے لڑکوں نے	تضاد بصورت صفت خبری
جمع مؤنث:	اُچیاں جائیاں اپر	اونچی جگہوں پر	=

3.2.2۔ فعلی توافق(Verbal Concord):

جب جنس و تعداد کے معاملے میں فاعل اور فعل میں مطابقت پائی جائے تو اس تنظیمیہ انتخاب کو ''فعلی توافق'' کہتے ہیں(14)۔ پوٹھوہاری اور اُردو میں فعل کے ذریعے صرف زمانے ہی کا اظہار نہیں کیا جاتا بلکہ فاعل اور مفعول کی جنس و تعداد کا بھی مکمل اظہار ہوتا ہے۔ اس حوالے سے دونوں زبانوں میں اسمی اور فعلی صرفیوں میں زبردست تعاون پایا جاتا ہے۔ البتہ دونوں زبانوں میں ماضی بعید اور مستقبل کے صرفیوں میں صوتی تضاد واضح ہے۔ اس ضمن میں جملے ملاحظہ ہوں:

	پوٹھوہاری	اُردو
مذکر واحد:	جاتک اَشنا/اَچھنا	لڑکا آتا ہے
	جاتک آیا	لڑکا آیا
	جاتک آسی/اَچھسی	لڑکا آئے گا
مؤنث واحد:	کُڑی اَشنی/اَچھنی	لڑکی آتی ہے
	کُڑی آئی	لڑکی آئی
	کُڑی آسی/اَچھسی	لڑکی آئے گی
مذکر جمع:	جاتک اَشنے/اَچھنے	لڑکے آتے ہیں
	جاتک آئے	لڑکے آئے
	جاتک آسن/اَچھسن	لڑکے آئیں گے
مؤنث جمع:	کُڑیاں اَشنیاں/اَچھنیاں	لڑکیاں آتی ہیں
	کُڑیاں آئیاں	لڑکیاں آئیں
	کُڑیاں آسن/اَچھسن	لڑکیاں آئیں گی

مندرجہ بالا اُردو جملوں میں مذکر واحد کی صورت میں فاعل اور فعل دونوں میں صرفیہ /ـَا/ استعمال ہوا ہے۔ مؤنث واحد کی صورت میں فاعل اور فعل دونوں میں صرفیہ /ـِی/ جب کہ مذکر جمع میں فاعل اور فعل میں صرفیہ /ـِے/ استعمال ہوا ہے۔ اس طرح توافق قائم رہا لیکن جمع مؤنث مستقبل کی صورت میں توافق قائم نہیں رہا۔ یہاں فاعل میں صرفیہ /ـَں/ اور فعل میں /ـِی/، /ـیں/ اور /ـِی/ صرفیوں کا استعمال ہوا ہے۔ اس کے برعکس پوٹھوہاری میں مذکر واحد میں صرف زمانہ ماضی کی صورت میں فاعل اور فعل میں ایک ہی صرفیہ /ـَا/ استعمال ہوا ہے جب کہ حال میں فعل کا صرفیہ /ـَے/ یا /ـِے/ اور مستقبل میں فاعل اور فعل کا صرفیہ /ـِی/ یکساں ہے۔ جب کہ مستقبل کے جملوں میں فعل کے صرفیے میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ یہاں فعل کا صرفیہ /ـَٹ/ ہو گیا۔ حال کے جملے میں بظاہر ایک مغالطہ نظر آتا ہے کہ اَشنے/اَچھنے میں صرفیہ /ـِے/ کس طرح ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ الفاظ ''اشنے وے'' اور ''اچھنے وے'' کے مخفف ہیں۔ عین اسی طرح جس طرح اُردو میں جمع مذکر کے لیے ''آتے ہیں'' کہا جاتا ہے۔

جمع مؤنث کی صورت میں بھی حال اور ماضی کے جملوں میں فاعل اور فعل کے صرفیے /ـَں/ میں توافق ہے لیکن حال کے جملے میں جمع مذکر کے جملے کی طرح قاری بالخصوص جو اہلِ زبان نہ ہو مغالطے کا شکار ہو سکتا ہے۔ یہاں لفظ ''آشنیاں/اَچھنیاں'' دراصل ''آشنیاں/اَچھنیاں اہیاں'' کا مخفف ہیں، بالکل اسی طرح جیسے اُردو میں ''آتی ہیں'' بولا جاتا ہے۔ لیکن ماضی کے جملے میں اُردو کی نسبت پوٹھوہاری میں توافق کے اعتبار سے زیادہ وسعت ہے۔ مذکورہ بالا جملہ ایک بار پھر دیکھتے ہیں۔ ''کُڑیاں آئیاں'' (لڑکیاں آئیں)۔ یہاں فاعل اور فعل دونوں میں صرفیہ /ـَں/ استعمال ہوا ہے۔ جمع مؤنث کے مستقبل کے جملے میں البتہ جمع مذکر کی طرح فعل کے صرفیے میں تبدیلی ہے اور یہ صورت جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں میں ایک طرح کی ہے یعنی دونوں صورتوں میں فعل میں صرفیہ /ئن/ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

	پوٹھوہاری	اُردو
جمع مذکر:	جاتک آسن/ اَچھسن	لڑکے آئیں گے
جمع مؤنث:	کُڑیاں آسن/اَچھسن	لڑکیاں آئیں گی

پوٹھوہاری اور اُردو میں یہاں ایک واضح فرق دیکھنے میں آیا کہ پوٹھوہاری میں مستقبل کو ظاہر کرنے والا فعل جنس کو ظاہر نہیں کرتا جب کہ اُردو میں مستقبل کو ظاہر کرنے والا فعل جنس کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً:

	پوٹھوہاری	اُردو
مذکر واحد:	جاتک آسی/اَچھسی	لڑکا آئے گا
مؤنث واحد:	کُڑی آسی/اَچھسی	لڑکی آئے گی

جمع مذکر:	جاتک آسن / اَچھسن	لڑکے آئیں گے
جمع مؤنث:	کُڑیاں آسن / اَچھسن	لڑکیاں آئیں گی

اُردو میں مذکر واحد اور مؤنث واحد کے لیے بالترتیب /۔ا/اور /۔ی/ صرفیے استعمال ہوئے جو جنس اور تعداد دونوں کو ظاہر کرتے ہیں جب کہ پوٹھوہاری میں مذکر واحد اور مؤنث واحد دونوں کے لیے صرفیہ /۔ی/استعمال ہوا جو تعداد کو تو ظاہر کرتا ہے لیکن جنس کو ظاہر نہیں کرتا۔اسی طرح اُردو میں جمع مذکر اور جمع مؤنث کے لیے بالترتیب /۔ے/اور /۔ی/ صرفیے استعمال ہوتے ہیں جو تعدااور جنس دونوں کا اظہار کرتے ہیں جب کہ پوٹھوہاری میں جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کے لیے /ئن/ صرفیہ استعمال ہوا جو تعداد کا اظہار تو کرتا ہے لیکن جنس کا اظہار نہیں کرتا۔مزید وضاحت کے لیے ذیل میں فعلی صرفیوں کے حامل الفاظ ملاحظہ ہوں:

	پوٹھوہاری	اُردو
مذکر واحد:	آسی/اَچھسی	آئے گا
مؤنث واحد:	آسی/اَچھسی	آئے گی
جمع مذکر:	آسن / اَچھسن	آئیں گے
جمع مؤنث:	آسن / اَچھسن	آئیں گی

4۔ جملے کی ساخت(Construction of Sentence):

جملے کی ساخت کے اعتبار سے پوٹھوہاری اور اُردو میں مطابقت پائی جاتی ہے۔دنیا کی اکثر زبانوں کی طرح پوٹھوہاری اور اُردو کے جملے بھی اَمر کو چھوڑ کر(جو یک لفظی جملہ ہوتا ہے)دو معنوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور یہ ہندیورپی زبانوں کی مشترکہ خصوصیت ہے(15)۔اصطلاح میں پہلا حصہ مبتدا اور دوسرا خبر کہلاتا ہے۔ترکیبی ساخت کے اعتبار سے پہلا حصہ اسمی ترکیب اور دوسرا فعلی ترکیب پر مشتمل ہوتا ہے۔ذیل کے جملے ملاحظہ ہوں:

پوٹھوہاری	اُردو
مھاڑا سنگی جمال کھر بیٹھاوا	میرا دوست جمال گھر میں بیٹھا ہے
چِٹی گاں سُکا کھا کھانی پئی	سفید گائے خشک گھاس کھا رہی ہے

ذیل میں جملے کی اقسام کی حوالے سے پوٹھوہاری اور اُردو جملے ملاحظہ ہوں:

4.1۔ بیانیہ جملہ(Declarative Sentence):

بیانیہ جملے کی تعریف میں پروفیسر ڈاکٹر فاروق چودھری رقم طراز ہیں:

"بسا اوقات کلام میں ایسا لفظ آتا ہے جس کا بیان ایک جملے میں کیا جاتا ہے،اس لفظ کو مبین کہتے ہیں اور اس جملے کو اس کا بیان۔بیان اور مبین کے درمیان کا حرف بیانیہ ہوتا ہے۔مبین اور بیان مل کر جملہ بیانیہ بناتے ہیں،جیسے اس نے یہ لکھا کہ جلدی آؤ"۔(16)

یہ جملے ایجابی اور منفی دونوں طرح کا مفہوم ادا کرتے ہیں۔

4.1.1۔ایجابی(Affirmative):

پوٹھوہاری: مھاڑا سنگی بھوں شریف اے۔

اُردو: میرا دوست بہت شریف ہے۔

4.1.2۔منفی(Negative):

پوٹھوہاری: میں نہ جاناتوں کون ایں۔

اُردو: میں نہیں جانتا تم کون ہو۔

4.2۔ اَمر/حکمیہ(Orderly):

ایسے جملے جن میں کام کرنے یا نہ کرنے کا حکم،التجا یا نصیحت پائی جائے،اَمر کہلاتے ہیں۔مثلاً:

اُردو	پوٹھوہاری
دروازہ کھولو(حکم)	دروازہ کھول
تم جا سکتے ہو(اجازت)	توں جُلی سکنا ایں
مجھے پانی پلاؤ(درخواست)	مِیکی پانی پِلا
جھوٹ نہ بولا کرو(نصیحت)	چھوٹھ نہ بولیا کر

4.3۔ استفہامیہ(Interrogative):

استفہامیہ یا سوالیہ جملے مفرد ہوتے ہیں اور بیانیہ جملے میں کچھ حروف کے اضافے سے مشتق ہوتے ہیں۔ایسے حروف کو''حروفِ استفہام'' کہتے ہیں۔لیکن ان کی سب سے بڑی پہچان مخصوص تنظیمیہ لہجے کا انتخاب ہے۔استفہامی جملے، حروفِ استفہام یعنی ''کون/کون کہاں/کُتھے، کب/کدوں، کیسا/کیہا جیا، کیسی/کیہا جئی، کیسے/کسراں، کیا/کیہ، کیوں، کتنا، کتنی، کتنے وغیرہ'' کے بغیر بھی ہو سکتے ہیں جنھیں اختتامی سُر کی بدولت بہ آسانی شناخت کیا جا سکتا ہے۔چند استفہامی جملے ملاحظہ ہوں:

اُردو	پوٹھوہاری
جمال کب آئے گا؟	جمال کدوں آسی/آچھسی؟
آپ کہاں رہتے ہیں؟	تُساں کُتھے رہنے او؟
تمھارا کیا نام ہے؟	تھاڑا کیہ ناں اے؟

4.4۔ فجائیہ(Exclamatory):

ایسے جملے جن میں خوشی، غم، افسوس یا حیرانی کا اظہار پایا جائے، فجائیہ یا استعجابیہ کہلاتے ہیں۔مثلاً

اُردو	پوٹھوہاری
کاش!وہ رُک جاتا	کاش!اوہ رُکی گشنا
ہم واقعی جیت گئے ہیں!	اساں سچی مُچی جِتی گے آں!

5۔ مشتق و مرکب الفاظ(Derivative and Compound Words):

ماہرین نے ''مشتق'' کی قواعدی اور معنوی دونوں طریقوں کے مطابق تعریف کی ہے۔مولوی عبدالحق کے مطابق ''مشتق وہ ہے جو کسی دوسرے لفظ سے کسی قدر تغیر سے نکلا یا بنا ہو''(17)۔ڈاکٹر عصمت لکھتے ہیں کہ ''جب کسی آزاد صرفیے میں کوئی پابند صرفیہ متصل ہو کر اس سے نئے لفظ(یا آزاد صرفیے)کی تعمیر کرے تو اس عمل کو اصطلاح میں 'اشتقاق' کہتے ہیں''(18)۔

پوٹھوہاری اور اُردو کے مشتقات بنانے کے اکثر قاعدوں میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

۱۔ علامت مصدر ''نا'' کے گرنے سے اسمائے کیفیت کا بننا:

پوٹھوہاری: ہار، جِت، مار، کٹ، لُٹ

اُردو: ہار، جیت، مار، پیٹ، لوٹ

۲۔ فعلی مادے کے آخر میں صرفیہ /۔ا/ کا اضافہ کرنے سے:

پوٹھوہاری: چھگڑا، فیرا، چھاپا

اُردو: جھگڑا، پھیرا، چھاپا

۳۔ نون ''ن'' کے بڑھانے سے:

پوٹھوہاری: سوجن، چلن، مرن، کترن

اُردو: سوجن، چلن، مرن، کترن

پوٹھوہاری اور اُردو کے مندرجہ بالا ہم وزن اور ہم معنی الفاظ ''سوجن، چلن، مرن، کترن'' کے جملوں میں استعمال کی صورت میں باریک لیکن دلچسپ تضاد موجود ہے۔ ذیل کے جملوں میں مطابقت اور تضاد ملاحظہ ہو:

پوٹھوہاری	اُردو	
چلن (چلنے کا عمل)	چلن (چلنے کا عمل)	مطابقت
مرن (مرنے کا عمل)	مرن (مرنے کا عمل)	مطابقت
پالک کترن لگے	پالک کترنے لگے	تضاد
اُنھاں کی ترن دے	اُنھیں تیرنے دو	تضاد

پوٹھوہاری میں ''چلن، کترن، مرن'' اور اس قسم کے دیگر الفاظ مثلاً ''ترسن، ترن'' وغیرہ اپنے اندر حیرت انگیز جامعیت رکھتے ہیں، جن سے ماضی تمام اور حال دونوں کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ چند جملے ملاحظہ ہوں جن سے حال کا اظہار ہوتا ہے:

پوٹھوہاری	اُردو
اوہ ترسن تے اساں سہکاں	وہ ترسیں اور ہم للچائیں
گڈیاں چلن دیو	گاڑیاں چلنے دیں

ان کے برعکس اُردو میں ان مشتقات کو جملوں میں استعمال کرنے سے ان کی عملی شکل کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔ مثلاً:

آج کل ولایتی اشیا کا خوب چلن ہے۔

اس کی آنکھوں پر سوجن ہے۔

درزی کی کترن کس کام کی۔

اُردو کی طرح اکثر پوٹھوہاری اسماء بھی مشتق ہوتے ہیں۔ روایتی قواعد کے برعکس لسانی/معنوی قواعد میں مرکب کا ذکر بھی مشتق کے ذیل میں کر دیا جاتا ہے۔ حالاں کہ مرکبات کا تعلق الفاظ یعنی آزاد صرفیوں سے ہے جو نحو کا موضوع ہے اور مشتقات کا تعلق پابند صرفیوں یا تعلیقیوں سے ہے۔ مشتق، اسماء جو جامد اسماء کے برعکس دوسرے الفاظ سے مل کر وجود میں آتے ہیں ''غیر جامد'' اسماء کہلاتے ہیں۔ غیر جامد اسما کی دو اقسام ہیں یعنی ''مشتق'' اور ''مرکب''۔ مولوی عبدالحق، مرکب الفاظ کی مزید دو اقسام بیان کرتے ہیں۔ ''اوّل: وہ جہاں ایک خاص حرف یا علامت یا لفظ دوسرے مختلف الفاظ کے ساتھ مل کر خاص معنی پیدا کرتا ہے۔ دوم: وہ جب کہ دو مختلف اسم یا ایک اسم اور صفت یا اسم اور فعل یا صفت و فعل مل کر ایک لفظ بن جاتا ہے۔ ایسے مرکبات زیادہ تر ہندی ہوتے ہیں''۔(19)

ذیل میں پوٹھوہاری اور اُردو کے چند مرکب الفاظ اور ان کا جملوں میں استعمال ملاحظہ ہو:

مرکبات	پوٹھوہاری جملے	اُردو جملے
اَن پڑھ	اوہ اَن پڑھ آپر جاہل نئیں	وہ اَن پڑھ ہے لیکن جاہل نہیں
بے خبر	اوہ مھاڑے سوں بے خبر آ	وہ مجھ سے بے خبر ہے
بدنام/بدکردار	اوہ بدنام آپر بدکردار نئیں	وہ بدنام ہے لیکن بدکردار نہیں

اُردو اور پوٹھوہاری دونوں زبانوں میں اس نوع کے مرکب الفاظ کی بہتات ہے۔ فارسی کے مرکب صفات (جو بطور اسم فاعل مستعمل ہوتے ہیں) کی بھی اردو اور پوٹھوہاری دونوں میں خاصی تعداد موجود ہے۔ ان میں اکثر ہم وزن اور ہم معنی ہیں مثلاً: دلدار، کارساز، نام ور، خیر خواہ وغیرہ۔

فعلی صرفیوں، فعل جمع مؤنث اور حروفِ جار کے استعمال کے حوالے سے اُردو اور پوٹھوہاری میں تضادات موجود ہیں۔ اسی طرح پوٹھوہاری میں مستقبل کو ظاہر کرنے والا فعل، جنس کو ظاہر نہیں کرتا جب کہ اُردو میں مستقبل کو ظاہر کرنے والا فعل، جنس کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ ان تضادات کے علاوہ، اُردو اور پوٹھوہاری دونوں زبانوں میں نحوی اعتبار سے بہت زیادہ مطابقت پائی جاتی ہے جس سے ان زبانوں کے باہمی ربط و تعلق کی پختگی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اُردو اور پوٹھوہاری کے اشتراکات کی روشنی میں اس نظریے کو مزید تقویت ملتی ہے کہ دونوں زبانوں کی اصل ایک ہے اور ایک ہی لسانی گروہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

حوالہ جات

1۔ ایوب صابر، ڈاکٹر، پروفیسر، ''اُردو اور دیگر پاکستانی زبانوں کا ربطِ باہم'' مشمولہ ''پاکستانی زبانوں کا ربطِ باہم'' مرتبہ پروفیسر فتح محمد ملک، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 2010ء، ص:44

2۔ محمد انصار اللہ، ڈاکٹر، ''اُردو نحو''، علی گڑھ، ایجوکیشنل بک ہاؤس، 1975ء، ص:7

3۔ اقتدار حسین، ڈاکٹر، ''اُردو صرف و نحو''، نئی دہلی، ترقی اُردو بیورو، 1985ء، ص:70

4۔ ایضاً

5۔ عصمت جاوید، ڈاکٹر، ''نئی اردو قواعد''، نئی دہلی، ترقی اردو بیورو، 1981ء، ص:145

6۔ ایضاً

7۔ Richard Hudson, "English Word Grammar", Oxford: Basil Blackwell, London, 1990, P:115

8۔ فاروق چودھری، ڈاکٹر، پروفیسر، ''اُردو آموز''، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2017ء، ص:108

9۔ ایضاً، ص:104

10۔ عصمت جاوید، ڈاکٹر، ''نئی اُردو قواعد''، ص:157

11۔ ایضاً

12۔ ایضاً، ص:158

13۔ ایضاً، ص:164

14۔ ایضاً، ص:166

15۔ ایضاً، ص:174

16۔ فاروق چودھری، ڈاکٹر، پروفیسر، ''اُردو آموز''، ص:120

17۔ مولوی عبدالحق، ''قواعدِ اُردو''، انجمن ترقی اُردو (ہند)، نئی دلی، 1991ء، ص:125

18۔ عصمت جاوید، ڈاکٹر، ''نئی اُردو قواعد''، ص:248

19۔ مولوی عبدالحق، ''قواعدِ اُردو''، ص:131